باب 6 پاکستان میں تعلیم
(Education in Pakistan)

پاکستان اسلامی نظریۂ حیات کی بنیاد پر قائم ہوا۔ پاکستان کے حصول کا مقصد ہی یہ تھا کہ یہاں زندگی کے تمام شعبوں میں اسلامی نظریۂ حیات کو نافذ کر دیا جائے اسی لیے پاکستان کے قیام سے لے کر اب تک بننے والی تمام تعلیمی پالیسیوں میں اسلامی نظریۂ حیات کو مقاصدِ تعلیم کی بنیاد بنایا گیا ہے۔

پاکستان میں پہلی تعلیمی کانفرنس 1947ء میں منعقد ہوئی۔ اس میں بانی پاکستان قائداعظمؒ نے ذاتی طور پر بہت دلچسپی لی۔ خود تو اس میں شریک نہ ہو سکے لیکن آپؒ نے کانفرنس کے نام اپنے پیغام میں فرمایا کہ ایک صدی کی غیر ملکی حکومت میں ہمارے لوگوں کی تعلیم کی طرف مناسب توجہ نہیں دی گئی۔ حقیقی، تیز رفتار اور قابل قدر ترقی کے لیے ہمیں اپنی تعلیمی حکمت عملی اور پروگرام اپنی تاریخ اور ثقافت کے مطابق طے کرنا ہوگا۔ آپؒ نے مزید فرمایا کہ ہمیں یہ بات نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمیں دُنیا سے مقابلہ کرنا ہے جو تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔

اسی کانفرنس میں پاکستان کے پہلے وزیرِ تعلیم جناب فضل الرحمٰن نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ وہ تعلیم میں روحانی عنصر کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، اگر اس عنصر کو نظرانداز کر دیا جائے تو اس کے خطرناک اور تباہ کن نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ جدید تعلیم کا المیہ دو عظیم جنگوں کی صورت میں ہمارے سامنے ہے ان جنگوں اور وسیع سائنسی ایجادات نے ہمیں یہ سبق دیا کہ اگر سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ انسانی اخلاق اور روحانیت کی ترقی کو فراموش کر دیا جائے تو نسلِ انسانی کی تباہی یقینی ہے۔

انسان کے ذہن سے وحشیانہ پن کو دُور کرنا اور اسے اعلیٰ انسانی مقاصد کی طرف موڑنا تعلیم کا اصل مقصد ہے اور نوعِ انسانی اسی صورت میں امن سے رہ سکتی ہے۔

پاکستان میں مقاصدِ تعلیم (Aims of Education in Pakistan)

پاکستان کی تمام تعلیمی پالیسیوں میں بانی پاکستان قائداعظمؒ کے فرمان کو ملحوظ رکھا گیا اور اسلامی نظریۂ حیات کو مقاصدِ تعلیم کی بنیاد بنایا گیا۔ پاکستان میں بننے والی بیشتر تعلیمی پالیسیوں کے عمومی مقاصدِ تعلیم کا خلاصہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

i- پاکستان کی تمام تعلیمی پالیسیوں میں اس امر کی واضح نشان دہی کی گئی ہے کہ طلبہ اسلامی نظریۂ حیات کے زریں اصولوں کے مطابق ایک ذمہ دار تعلیم یافتہ شہری کی حیثیت سے مثالی افکار و کردار کے مظہر بن سکیں۔

ii- فرد اور معاشرے کی نشوونما اور جمہوریت کو فروغ دینا۔

iii- قومی اتحاد اور یک جہتی کو فروغ دینا۔

iv- شرح خواندگی میں اضافہ کرنا اور خواتین کی تعلیم پر توجہ دینا۔

v- نصاب اور درسی کتب کو از سرِ نو مرتب کرنا۔

-vi نظریہ پاکستان کا تحفظ کرنا، اسے انفرادی اور قومی زندگی کا لائحہ عمل بنانا۔

-vii صنعتی ترقی اور پاکستان کے قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھانے کے لیے تربیت یافتہ افرادی قوت تیار کرنا۔

نئی قومی تعلیم پالیسی 2009 کے مطابق تعلیم کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں۔

-i انفرادی اور اجتماعی، سماجی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے موجودہ تعلیمی نظام کو بہتر بنانا۔

-ii پاکستانی عوام کی فلاح و بہبود کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اتفاق و اتحاد کا احساس پیدا کرنا۔

-iii پاکستان کے باشندوں میں قومی اتحاد کو اُجاگر کرنا اور دوسروں کے عقیدے، مذہب اور سماجی احترام کو ملحوظِ خاطر رکھنا۔

-iv تعلیم کے ذریعے سماجی اور ثقافتی اقدار کو فروغ دینا۔

-v پاکستان کے تمام باشندوں کو مساوی تعلیمی سہولیات مہیا کرنا۔

-vi تعلیمی خدمات اور سیاسی جدوجہد کے ذریعے حکومتی خدمات میں بہتری لانا۔

-vii مضبوط تعلیمی پالیسی کے ذریعہ مختلف تعلیمی اداروں اور تعلیمی نظام کو ترقی دینا۔

-viii پاکستان کو اس قابل بنانا کہ وہ مُلکی اور غیر مُلکی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اکیسویں صدی کے پاکستان کو تعلیم سب کے لیے (Education for All) کے مقاصدِ تعلیم کے حصول کے قابل بنانا۔

-ix تعلیمی کوالٹی کو بہتر بنانا تاکہ معاشی ضرورتیں پوری ہو سکیں۔

-x تعلیم بالغاں کے پروگرام کو ترقی دے کر ناخواندگی کو کم سے کم وقت میں دُور کرنا۔

-xi اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تحقیق کو اس طرح فروغ دینا کہ وہ مُلک کی معاشی ترقی میں معاون ثابت ہوں۔

تعلیم کی اقسام (Types of Education)

تعلیم کی ترقی کی وجہ سے علوم وفنون کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے پاکستان میں تعلیم کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے جو درج ذیل ہیں:

-1 پیشہ ورانہ تعلیم -2 عام تعلیم

-1 پیشہ ورانہ تعلیم (Professional Education)

پیشہ ورانہ تعلیم سے ایسی تعلیم مراد لی جاتی ہے۔ جس کے حصول کے بعد لوگ مختلف پیشے اختیار کر کے اپنی روزی کمانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ پیشہ ورانہ تعلیم پر تمام تعلیمی پالیسیوں میں خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس حوالے سے چند اہم شعبوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جن میں انجینئرنگ، زراعت، تجارت، طب، قانون، بزنس اور کامرس، ہوم اکنامکس، تربیت اساتذہ، کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی بہت اہم ہیں۔

انجینئرنگ کی تعلیم (Engineering Education)

ملکی صنعتی ترقی کے لیے انجینئرنگ کی تعلیم کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان میں انجینئرنگ کی تعلیم کے اداروں میں داخلہ کے لیے کم از کم قابلیت ایف ایس سی ہے۔ ڈگری کے حصول کے لیے کم از کم تعلیمی عرصہ چار سال ہے۔ پولی ٹیکنک ادارے، انجینئرنگ

کالجز اور انجینئرنگ یونیورسٹیاں، سول، مکینیکل، الیکٹریکل اور کان کنی ودیگر شعبوں میں تعلیم دے رہی ہیں۔

زراعت کی تعلیم (Agricultre Education)

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ ملک کی بیشتر آبادی دیہات میں آباد ہے۔ جن کا پیشہ کھیتی باڑی ہے۔ فصلوں کی کاشت اور کھیتی باڑی کے بہت پُرانے طریقے استعمال کیے جاتے تھے۔ جس کی وجہ سے زمینوں سے بہت کم پیداوار حاصل ہوتی تھی۔ حکومت نے زراعت کی ترقی کے لیے مختلف سطح کے ادارے اور یونیورسٹیاں قائم کردی ہیں۔

میڈیکل کی تعلیم (Medical Education)

انسانی صحت کو قائم رکھنے کے لیے میڈیکل کی تعلیم بہت ضروری ہے۔ انسانی جان اور صحت کو ہر معاشرہ میں بہت اہمیت دی جاتی ہے۔ ہر انسان کو اپنی زندگی میں علاج کی ضرورت پیش آتی ہے۔ پاکستان میں اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حکومت نے اعلیٰ سطح کے میڈیکل کالج اور یونیورسٹیاں قائم کیے ہیں جہاں ایف ایس سی کے بعد طلبہ کو انٹری ٹیسٹ کے ذریعہ داخلہ ملتا ہے۔ نرسنگ اور ہسپتالوں میں کام کرنے والے دوسرے عملے کی تربیت کے لیے بھی ادارے قائم کیے جاچکے ہیں۔

قانون کی تعلیم (Law Education)

دنیا کے تمام ملک امن وامان قائم رکھنے اور اپنے شہریوں کے درمیان عدل وانصاف کے لیے قوانین بناتے ہیں۔ اس کے لیے قانون کی تعلیم لازمی ہوتی ہے۔ پاکستان میں جج اور وکیل بننے کے لیے ایل۔ایل۔بی ہونا ضروری ہے۔ قانون کی تعلیم کے اداروں میں گریجوایٹ طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

بزنس اور کامرس کی تعلیم (Business and Commerce Education)

بینکنگ، دفتری اُمور، تشہیر، تجارتی انتظامات اور ٹیکسٹائل کے شعبوں میں بی۔کام، ایم۔کام اور ایم۔بی۔اے وغیرہ کی ڈگریاں رکھنے والے امیدواروں کی بہت زیادہ مانگ ہے۔ اس کے لیے پرائیویٹ اور حکومت کے قائم کردہ ادارے اور کمرشل کالج ہر شہر میں کام کررہے ہیں۔

ہوم اکنامکس کی تعلیم (Home Economics Education)

ملکی ترقی میں مردوں کی طرح خواتین بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ معاشرے اور ثقافت کی ترقی اور ثقافت کی تشکیل نو خواتین کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔ ہوم اکنامکس کی تعلیم کی بدولت خاتون خانہ گھریلو بجٹ بنا کر گھر کو بہتر انداز میں چلاسکتی ہے۔ تعلیم یافتہ خاتون خانہ گھریلو کام کاج اور اپنے بچوں کی نشوونما بہت اچھے طریقے سے انجام دے سکتی ہے۔ خواتین کی تربیت کے لیے خواتین کے اداروں میں اُمور خانہ داری اور ہوم اکنامکس کے مضامین سکول سے یونیورسٹی کی سطح تک متعارف کروائے جاچکے ہیں۔ اس کے لیے علیحدہ کالج بھی موجود ہیں۔

تربیت اساتذہ (Teacher Training)

ہر ملک کے نظام تعلیم میں اساتذہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ نظام تعلیم کو سنوارنے اور اسے عروج پر پہنچانے کا ذمہ دار

اُستاد ہوتا ہے۔ معاشرے کے معاشرتی اور معاشی استحکام کی ذمہ داری بھی اُستاد پر عائد ہوتی ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم دی جائے تو ہمیں اساتذہ کی تعلیم اور تربیت کو معیاری بنانا ہوگا مختلف سطح کے مختلف تربیتی ادارے اور یونیورسٹیاں مستقبل کے اساتذہ کی تربیت کا اہتمام کر رہی ہیں۔ عام طور پر ایف۔اے، ایف۔ایس۔سی یا گریجوایشن کے بعد ان اداروں میں داخلہ لیا جاسکتا ہے۔ کھیلوں اور جسمانی تعلیم کے فروغ کے علیحدہ ادارے قائم کیے گئے ہیں۔

کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم

(Computer & Information Technology Education)

رسل و رسائل اور ذرائع ابلاغ اس حد تک ترقی کر چکے ہیں کہ دنیا سمٹ کر رہ گئی ہے۔ کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی اس میدان میں بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان کی بدولت زندگی کے ہر شعبے میں بہت تیزی سے تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی نئے علوم ہیں۔ ان کی بہت مانگ ہے۔ کمپیوٹر جاننے والے بہت اچھی روزی کما رہے ہیں۔ حکومت اور پرائیویٹ ادارے ہر جگہ کمپیوٹر کی تعلیم کا بندوبست کر رہے ہیں۔

2- عام تعلیم (General Education)

عام تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جس کا اہتمام سکولوں، کالجوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں کیا جاتا ہے لیکن ایسی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کوئی شخص کسی شعبے کا ماہر نہیں بنتا۔ سائنس اور پیشہ ورانہ تعلیم کے علاوہ ہر سطح کی تعلیم کو عام تعلیم میں شمار کیا جاتا ہے عام لوگوں کو خواندہ بنانے کے لیے جس سطح کی تعلیم ضروری خیال کی جاتی ہے۔ ایسی تعلیم کو عام تعلیم میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ اس سطح کی تعلیم ملک کے تمام شہریوں کے لیے لازمی سمجھی جاتی ہے۔ امریکہ میں ثانوی سطح یعنی بارہویں درجے تک کی تعلیم شہریوں کے لیے لازمی ہے۔ پاکستان میں یہ سطح ابتدائی تعلیم ہے۔ لیکن پاکستان کے تمام بچے سکول میں داخل نہیں ہوتے اور جو داخل ہوتے ہیں ان میں سے بھی پچاس فی صد بچے ابتدائی تعلیم پوری ہونے سے پہلے سکول چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ ابتدائی تعلیم سے مراد آٹھویں درجہ تک کی تعلیم ہے۔ پاکستان کے قیام کے وقت سے ہی تعلیم کی ضرورت کو بڑی شدت سے محسوس کیا گیا۔ 1947ء کی پہلی تعلیمی کانفرنس میں اس کا ایک رخ متعین کر دیا گیا۔ بعد میں بننے والی تعلیمی پالیسیوں میں اس کو اہمیت دی گئی۔ اس وقت کے وزیر تعلیم جناب فضل الرحمٰن نے تعلیمی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عام تعلیم سے مراد یہ ہے کہ قریہ قریہ، گاؤں گاؤں سکول اور مدارس قائم کیے جائیں، تاکہ پاکستان کے ہر شہری کو تعلیمی سہولت میسر آسکے اور ملک سے ناخواندگی کو دُور کیا جاسکے۔ کیونکہ ناخواندگی ملک کی سلامتی اور فلاح و بہبود کے لیے بہت بڑا خطرہ ہے۔ ملک اور قوم کی ترقی اور خوشحالی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ تعلیم سب کے لیے ہونی چاہیے۔ اس وقت یہ بھی طے کیا گیا کہ ناخواندگی دُور کرنے کے لیے تعلیم بالغاں کے مراکز قائم کیے جائیں۔ ذرائع ابلاغ سے بھی اس سلسلے میں مدد حاصل کی جائے۔

مختلف تعلیمی پالیسیوں میں شرح خواندگی بڑھانے کے لیے مختلف تجاویز پر عمل ہوتا رہا ہے۔ تعلیم بالغاں کے پروگراموں کو اس سلسلے میں خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ تعلیم بالغاں اور عام تعلیم کے لیے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی کوشاں رہی ہے اور اب بھی اس کی یہ کوشش جاری ہے۔

1998-2010 کی تعلیمی پالیسی میں بھی رسمی تعلیمی اداروں کے علاوہ غیر رسمی اداروں، ریڈیو اور ٹیلیویژن کو عام تعلیم کے فروغ

کے لیے استعمال کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ حکومت کی کوششوں کے نتیجے میں شرح خواندگی 60 فیصد (بمطابق حکومتی اعدادوشمار 16-2015) کے قریب ہو چکی ہے۔ بعض تعلیمی پالیسیوں میں شرح خواندگی بڑھانے کے لیے ایجوکیشن کور قائم کرنے کی سفارشات بھی کی گئیں ہیں۔

سائنس اور پیشہ ورانہ تعلیم کے علاوہ سکولوں، کالجوں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں جو تعلیم دی جارہی ہے۔ وہ بھی عام تعلیم میں شمار کی جاتی ہے۔ اس میں میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے اور ایم۔اے تک کی تعلیم کو شمار کیا جا سکتا ہے۔

مذہبی تعلیم (Religious Education)

عام تعلیم کے لیے سرکاری اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے متوازی مذہبی تعلیم کے مدارس کا ایک وسیع نظام موجود ہے۔ مدارس کے نظام کا مقصد اسلامی علوم کی اشاعت اور عربی زبان کا فروغ ہے۔ یہ مدارس عام طور پر مسجدوں سے ملحق ہیں۔ ان مدارس میں ابتدائی تعلیم سے اعلیٰ مدارج تک مفت تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ ہم نصابی سرگرمیوں، پیشہ ورانہ علوم اور کمپیوٹر کی تعلیم کو ان کے نصاب میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ پرائیویٹ تعلیمی ادارے اور مدارس مذہبی اور عام تعلیم کی اشاعت میں بہت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ موجودہ تعلیمی پالیسی کے مطابق حکومت کی کوشش ہے کہ دینی تعلیم کے ساتھ سائنسی علوم بھی پڑھائے جائیں بعض دینی مدارس میں انگریزی اور کمپیوٹر کی تعلیم بھی نصاب میں شامل ہے۔

تعلیم کے مدارج (Stages of Education)

تعلیم کے مدارج سے مراد تعلیم کے ایسے دورانیے ہیں۔ جن کے مطابق طلبہ مختلف سطحوں پر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پاکستان میں تعلیم کے درج ذیل تین مدارج ہیں:

1- ابتدائی تعلیم　2- ثانوی تعلیم　3- اعلیٰ تعلیم

1- ابتدائی تعلیم (Elementary Education)

پہلی سے آٹھویں جماعت تک کی تعلیم ایلیمنٹری یا ابتدائی تعلیم کہلاتی ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے سکول میں داخلے کے بعد آٹھ سال درکار ہوتے ہیں۔ پاکستان کے بہت زیادہ سکول ابھی تک پانچویں جماعت تک ہیں۔ جن کو پرائمری سکول کہا جا سکتا ہے۔ تعلیمی پالیسی کے مطابق پانچ سال والے سکولوں کو آٹھ سال کی تعلیم والے ابتدائی سکولوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ عمومی تعلیم اور شرح خواندگی میں اضافے کے لیے پہلی سے تیسری جماعت تک کے طلبہ کے لیے بعض جگہوں پر مسجد سکول کام کر رہے ہیں۔ ابتدائی تعلیم کسی بھی ملک کے نظام تعلیم کی بنیاد ہوتی ہے اور اس کو شرح خواندگی میں اضافے کے لیے بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ ملکی استحکام، قومی اتحاد اور سماجی بہبود کے لیے ابتدائی تعلیم انتہائی اہم ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے ہر ملک اپنے طلبہ کی ابتدائی تعلیم پر کثیر سرمایہ خرچ کرتا ہے۔ ابتدائی تعلیم تعلیمی سیڑھی کا پہلا زینہ ہے۔ اس درجے میں طلبہ کی تعداد دوسرے تمام درجوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی ایک اہمیت یہ بھی ہے کہ طلبہ اسی درجے میں تعلیمی عادات اور رویے سیکھتے ہیں۔ اس درجے کے طلبہ اپنے اساتذہ کو انسانی کردار کا بہترین نمونہ سمجھتے ہیں اور اس کے کردار کی نقل کرتے ہیں۔ اس لیے ابتدائی تعلیم کے اساتذہ کا کردار بہت بلند ہونا چاہیے۔

2- ثانوی تعلیم (Secondary Education)

ثانوی تعلیم کا مرحلہ چار سال کا ہے جو نویں سے بارھویں جماعت تک ہے۔ بعض ہائی سکولوں میں گیارھویں اور بارھویں جماعت شامل کر کے نویں سے بارھویں جماعت تک کے حصے کو الگ کر دیا گیا ہے اور پہلی سے آٹھویں جماعت تک ابتدائی تعلیم کا حصہ الگ کر دیا گیا ہے۔ اس سکیم کے تحت چلنے والے سکولوں کو ہائیر سیکنڈری سکول کا نام دیا گیا ہے۔ ابتدائی تعلیم کے مقابلے میں ثانوی درجے کے مضامین کے زیادہ گروپ بنا دیے جاتے ہیں تاکہ طلبہ پیشہ ورانہ یا اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں روزگار کے حصول کے لیے داخلہ لے سکیں۔ اس وقت گیارھویں اور بارھویں جماعت کے لیے طلبہ ہائیر سیکنڈری سکولوں یا کالجوں میں بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔

ثانوی تعلیم کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ثانوی تعلیم، ابتدائی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے درمیان ایک پُل کا کام دیتی ہے۔ ثانوی کے بعد طلبہ پیشہ ورانہ یا اعلیٰ تعلیم کے دوسرے اداروں میں داخلہ کے اہل ہوتے ہیں۔ ثانوی تعلیم اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم کی بنیاد ہے۔ مزید تعلیم جاری نہ رکھنے والے طلبہ کے لیے یہ بذاتِ خود ایک منزل کی حیثیت رکھتی ہے۔ عموماً ثانوی تعلیم کے مراحل میں طلبہ کی نظریاتی اور پیشہ ورانہ زندگی کا رُخ متعین ہو جاتا ہے۔

3- اعلیٰ تعلیم (Higher Education)

ثانوی تعلیم مکمل کرنے کے بعد طلبہ اعلیٰ تعلیم یا پیشہ ورانہ تعلیم کے اداروں میں داخلہ لیتے ہیں۔ عام کالجوں میں گریجوایشن کی تعلیم دو سال میں مکمل ہو جاتی ہے۔ پوسٹ گریجوایشن کے لیے مزید دو سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ یونیورسٹیوں کے بہت سے شعبوں میں ڈاکٹریٹ کے مرحلے تک تعلیم کی سہولتیں موجود ہیں۔

اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے لوگ کسی ملک کی ترقی اور خوشحالی کی بنیاد بنتے ہیں اور اپنے ملک کی سائنسی اور معاشی ترقی کی رفتار تیز کر سکتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم سے فارغ ہونے والے لوگ ہی زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی اور قیادت کا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کو تحقیق کے لیے تجربہ گاہیں، لائبریریاں اور دوسری سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ قومی اتحاد، معاشی اور ثقافتی ترقی کے لیے اعلیٰ تعلیم بنیادی کردار ادا کر سکتی ہے۔

مشقی سوالات

1- درج ذیل کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

i- بانی پاکستان قائدِ اعظمؒ نے پاکستان کی پہلی تعلیمی کانفرنس کے نام کیا پیغام دیا؟

ii- پاکستان کے پہلے وزیرِ تعلیم نے پاکستان کی پہلی تعلیمی کانفرنس میں اپنے خطبے میں کیا فرمایا؟

iii- پاکستان کی تعلیمی پالیسیوں کے پانچ اہم مقاصد بیان کریں۔

iv- پاکستان میں زراعت کی تعلیم پر نوٹ لکھیے۔

v- طب کی تعلیم پر پانچ سطروں میں جواب لکھیے۔

vi- کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت لکھیے۔

vii- دینی مدارس کی تعلیم پر نوٹ لکھیے۔

viii- پیشہ ورانہ اور عام تعلیم کا فرق واضح کریں۔
ix- پاکستان کے تعلیمی مقاصد تعلیمی پالیسیوں کے حوالہ سے بیان کریں۔
x- پیشہ ورانہ تعلیم کے چار شعبوں کی تفصیل لکھیے۔
xi- تعلیم کے مدارج تفصیل سے لکھیے۔
xii- ملکی ترقی کے لیے تعلیم کے کونسے شعبے زیادہ اہم ہیں اور کیوں؟
xiii- عام تعلیم اور پیشہ ورانہ تعلیم کا موازنہ کیجیے۔

2- درج ذیل بیانات صحیح ہونے کی صورت میں ''ص'' کے گرد اور غلط ہونے کی صورت میں ''غ'' کے گرد دائرہ لگائیے۔

i- پاکستان کی پہلی تعلیمی کانفرنس 1948ء میں منعقد ہوئی۔ ص/غ
ii- پاکستان کی بیشتر تعلیمی پالیسیوں میں اسلامی نظریۂ حیات کو مقاصدِ تعلیم کی بنیاد بنایا گیا۔ ص/غ
iii- انجینئرنگ کی تعلیم کے اداروں میں داخلہ کے لیے تعلیمی قابلیت میٹرک ہے۔ ص/غ
iv- ایل ایل بی میں داخلہ کے لیے تعلیمی قابلیت ایف ایس سی ہے۔ ص/غ
v- تربیت اساتذہ کے اداروں میں داخلہ کے لیے صرف گریجوایشن ہونا ضروری ہے۔ ص/غ
vi- کمپیوٹر اور انفارمیشن ٹیکنالوجی جدید علوم ہیں۔ ص/غ
vii- پاکستان میں ابتدائی تعلیم پوری ہونے سے پہلے پچاس 50 فی صد بچے سکول چھوڑ دیتے ہیں۔ ص/غ
viii- پاکستان میں خواندہ لوگوں کی تعداد 60 فی صد ہے۔ ص/غ
ix- ثانوی تعلیم کی تکمیل پانچ سال میں ہوتی ہے۔ ص/غ
x- پاکستان میں تعلیم کے تین مدارج ہیں۔ ص/غ

3- درج ذیل میں خالی جگہ مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

i- پاکستان کے پہلے وزیرِ تعلیم جناب فضل الرحمٰن نے فرمایا کہ تعلیم کا اصل مقصد انسانی ذہن سے.................. کو دُور کرنا ہے۔
ii- ایف۔اے، ایف۔ایس۔سی کے بعد بی۔اے، بی۔ایس۔سی کی تعلیم..................سال میں مکمل ہوتی ہے۔
iii- ثانوی تعلیم..................سال میں مکمل ہوتی ہے۔
iv- پاکستان میں تعلیم کو دو بڑی قسموں پیشہ ورانہ اور..................میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
v- پاکستان بنیادی طور پر ایک..................ملک ہے۔
vi- میڈیکل کالج میں داخلہ کے لیے ایف۔ایس۔سی کے بعد..................ٹیسٹ ضروری ہے۔
vii- خواتین کی تربیت کے لیے..................کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔
viii- معیاری تعلیم کے لیے اساتذہ کی..................و تربیت کو معیاری بنانا ضروری ہے۔
ix- پاکستان میں ابتدائی تعلیم سے مراد..................درجہ تک کی تعلیم ہے۔
x- پاکستان میں شرح خواندگی..................فی صد ہو چکی ہے۔

4- ذیل میں ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں جن میں صرف ایک صحیح ہے آپ صحیح جواب کے گرد دائرہ لگائیے۔

i- ملک کی صنعتی ترقی کے لیے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔

(ا) سائنس کی تعلیم (ب) انجینئرنگ کی تعلیم (ج) بزنس اور کامرس کی تعلیم (د) مذہبی تعلیم

ii- ابتدائی تعلیم کا دورانیہ

(ا) چھ سال ہے (ب) سات سال ہے (ج) آٹھ سال ہے (د) نو سال ہے

iii- ابتدائی تعلیم سے اعلیٰ مدارج تک مفت تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

(ا) حکومتی اداروں میں (ب) پرائیویٹ تعلیمی اداروں میں

(ج) دینی مدارس میں (د) صنعتی تعلیم کے اداروں میں

iv- ثانوی تعلیم کا دورانیہ

(ا) تین سال ہے (ب) چار سال ہے (ج) پانچ سال ہے (د) چھ سال ہے

v- زندگی کے تمام شعبوں میں رہنمائی اور قیادت کا کردار ادا کرتے ہیں۔

(ا) انجنیئر (ب) وکیل (ج) ڈاکٹرز (د) اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ

vi- پاکستان میں تعلیم کے مدارج

(ا) دو ہیں (ب) تین ہیں (ج) چار ہیں (د) پانچ ہیں

v- پاکستان میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی۔

(ا) 1947ء میں (ب) 1948ء میں (ج) 1949ء میں (د) 1950ء میں

5- ذیل میں دیے گئے کالم (ا) کے اجزا کالم (ب) کے اجزا کے ساتھ اس طرح ملائیں کہ درست جواب حاصل ہو جائے۔

کالم (ا)	کالم (ب)
i- پاکستان کی موجودہ تعلیمی پالیسی	ابتدائی تعلیم کہلاتی ہے۔
ii- دینی مدارس میں ابتدائی مدارس سے اعلیٰ مدارج تک تعلیم	ابتدائی تعلیم، ثانوی تعلیم، اعلیٰ تعلیم
iii- پہلی سے آٹھویں جماعت تک کی تعلیم	چار سال کا ہے۔
iv- پاکستان میں تعلیم کے تین مدارج ہیں۔	ثانوی تعلیم
v- پاکستان میں ثانوی تعلیم کا مرحلہ	مفت فراہم کی جاتی ہے۔
vi- ابتدائی اور اعلیٰ تعلیم کے درمیان ایک پُل کا کام دیتی ہے۔	2009 ہے۔